Volume 03, Issue 01,
January-March 2025
PP: 32-44
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

چترال میں منشیات کے استعمال کا بڑھتا ہوا رجحان، اسباب اور سدّباب شریعت کے تناظر میں

The Causes of Escalating Trend of Drug Abuse in Chitrāl and Preventive Measures to Check the Menace in the Light of Islamic Teachings

Muhammad Ghayas Uddin [1] Imtiaz Uddin [2] Salman Yousuf [3]

Article History

Received
06-01-2025

Accepted
22-01-2025

Published
31-01-2025

Abstract & Indexing

Abstract

Chitrāl, a two-district region in the extreme north of Pakistan's Khyber Pakhtunkhwa province, was administratively bifurcated in 2018. Despite being part of Khyber Pakhtunkhwa, Chitrāl's inhabitants exhibit a distinct and diverse cultural identity, differing significantly from the predominant Pashtun culture. Health is an invaluable blessing, as emphasized in the Qur᾽ān and Ḥadīth, where individuals are instructed to safeguard their well-being. Islamic teachings explicitly prohibit actions that harm one's health, including drug consumption.

Historically, drug abuse in Chitrāl remained relatively low compared to other parts of the country. However, in recent years, there has been a concerning surge in substance abuse, particularly among the youth. This study explores the underlying causes of this escalating trend, investigates the socio-economic and cultural factors contributing to drug abuse, and proposes effective strategies for its prevention and control.

By analyzing the key drivers of drug abuse in Chitrāl and outlining potential remedial measures, this research aims to provide actionable insights for policymakers, social institutions, and community leaders. If the findings and recommendations of this study are implemented effectively, the growing menace of drug abuse in Chitrāl can be significantly curtailed.

Keywords

Chitral, Pakhtunkhwa, Pakistan, Drug Abuse, Health, Increasing, Causes.

[1] *Assistant Professor, HOD, Department of Islamic Studies, Govt, College Chitral.*
muhammadghayas88@gmail.com
[2] *Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt. College Chitral.*
imtiazchitrali262@gmail.com
[3] *Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt. College Chitral.*
Salmanayun745@gmail.com

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

OPEN ACCESS

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

تعارف:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں ہر انسان فطری طور پر بعض ضروریات وجذبات کا حامل ہوتا ہے، اسلام انسان کی تمام فطری ضروریات کو احسن انداز میں متوازن طریقے سے پورا کرتا ہے، انسان کے فطری تقاضوں کی تکمیل اور جذبات کی تسکین کے لیے کامل نظام رکھتا ہے، بنابریں یہ کہنا بجا ہے کہ اسلام دین فطرت ہے جس کا منشا یہ ہے کہ انسان دنیا میں اُس فطرت سلیمہ کے مطابق زندگی گزار کر دنیا و عقبیٰ کی سعادتیں سمیٹ لے جس پر خلاق عالم نے اس کو پیدا فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ[1]

ترجمہ: لہٰذا تم یک سو ہو کر اپنا رُخ اِس دین کی طرف قائم رکھو۔ اللہ کی بنائی ہوئی اُس فطرت پر چلو جس پر اُس نے تمام لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جاسکتی، یہی بالکل سیدھا راستہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔[2]

جب اسلام کا دین فطرت ہونا ثابت ہوا تو فطری تقاضوں کی تکمیل اس کا نصب العین ٹھہرا، ان میں سے ایک اہم تقاضا عقل کی سلامتی بھی ہے، چنانچہ فطرت عقل کی بالیدگی چاہتی ہے کیوں کہ عقل ہی وہ جام جہاں نما ہے جس سے ہر شے کی حقیقت اصلی اور تمام اشیاء کے درمیان فرق مراتب کا علم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے انسان کے لیے بھلے برے کی تمیز آسان ہو جاتی ہے، یہی وہ عظیم نعمت خداوندی ہے جس کی وجہ سے انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز کر کے بار امانت سونپی گئی اور اشرف المخلوقات کے عظیم شرف سے نوازا گیا۔ شمع عقل کے نور سے جب قلب و دماغ جگمگانے لگتے ہیں تو جہالت وضلالت کی ظلمتیں مٹ کر علم وہدایت کی راہیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے مقصدِ تخلیق سے آشنا ہو کر سعادتِ دارین سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے واضح نصائح وپند اور گہرے حقائق واسرار سے بھی وہ لوگ مستفید ہو سکتے ہیں جو عقل سلیم کے حامل ہوں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ[3]

ترجمہ: نصیحت بس عقل سلیم والے ہی قبول کرتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ[4]

ترجمہ: یقیناً اس میں اُس شخص کے لئے بڑی نصیحت کا سامان ہے جس کے پاس دِل ہو یا جو حاضر دِماغ بن کر کان دَھرے۔

اس وجہ سے قرآن مجید میں متعدد بار عقل سے کام لے کر راہ ہدایت اپنانے کی تاکید کی گئی ہے اور اللہ کی دی ہوئی اس عظیم نعمت سے استفادہ نہ کرنے والوں کو مختلف انداز میں جھنجھوڑا گیا ہے، ایسی آیات قرآن کریم میں بڑی تعداد میں موجود ہیں، طوالت کے خوف کے پیش نظر ہم ان میں سے چند ایک کے حوالے درج کرتے ہیں:

سورہ بقرہ آیت نمبر 73، 164،179، 269۔ سورہ آل عمران آیت نمبر 7، 190۔ سورہ مائدہ آیت نمبر 100۔ سورہ یوسف آیت نمبر 111۔ سورہ رعد آیت نمبر 4، 19۔ سورہ ابراہیم آیت نمبر 52۔ سورہ نمل آیت نمبر 12 ، 67۔ سورہ عنکبوت آیت نمبر 35۔ سورہ روم آیت نمبر 24، 28۔

عقل کی اس اہمیت کے پیش نظر اسلام میں عقل کی حفاظت وبقا، فطری انداز میں بالید گی اور درست سمت میں نشو و نما کا بھرپور اہتمام کیا گیا ہے۔ روئے زمین پر فطرت سلیمہ کے مطابق امن وشانتی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے جن اشیاء کی حفاظت کو شریعت مطہرہ کے اساسی مقاصد کا درجہ دیا گیا ہے ان میں ایک عقل کی حفاظت بھی ہے، شریعت مطہرہ کے یہ مقاصد واہداف روئے زمین پر انسان کے عقیدے، جان، مال، عزت وآبرو، عقل اور نسل کے تحفظ وبقا کے ضامن ہیں۔

اس سلسلے میں ٹھوس بنیادوں پر ایسے واضح جامع اور کامل اصول وہدایات کی جانب رہنمائی کی گئی ہے جن کی پاسداری سے مذکورہ اشیاء کا تحفظ ممکن ہو سکتا ہے اور نسل انسانی حقیقی معنوں میں سعادت کی راہوں پر گامزن ہو سکتی ہے اور ایک صالح، توانا اور پائیدار معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے، چنانچہ مطعومات ومشروبات سے لے کر افکار واعمال تک پاکیزگی کی رعایت برتی گئی ہے، جو فطرت سلیمہ کی سلامتی کا باعث ہے اور فطرت کو داغدار اور مکدر بنانے والے جملہ امور کو خبائث کا درجہ دے کر لائق احتراز بتلایا گیا ہے۔

عقل کی نعمت سے انسان تب تک صحیح معنوں میں مستفید ہو سکتا ہے جب تک وہ فطری انداز میں اپنا کام کر رہی ہو، بیساکھیوں کی محتاج نہ ہو۔ شریعت مطہرہ میں عقل کی بالیدگی کو متاثر کرنے والے اور اس کی فطری صلاحیتوں کو زنگ لگانے والے تمام اسباب کا سدباب کیا گیا ہے جن میں ایک بڑا سبب منشیات کی لت بھی ہے، جو کسی انسان کو لگ جائے تو اس کی قوت عاقلہ کو مفلوج بنا کر چھوڑتی ہے۔

منشیات میں کچھ تو ایسے ہیں کہ جو انسان کی قوت عاقلہ کو مکمل طور پر ماؤف کر دیتے ہیں، ان کی لت پڑ جانے کے بعد کیفیت یہ ہوتی ہے کہ کسی پہلو چین نہیں ملتا، نہ تو استعمال کے بغیر چین کے ساتھ معمول کی زندگی جی سکتا ہے اور نہ ہی استعمال کے بعد۔ بغیر استعمال کے عقل معطل اور استعمال کے بعد مغلوب رہتی ہے۔ زمین وآسمان کا فرق دشوار ہو جاتا ہے، ایسے میں انسان کو بھلے بُرے کی پہچان کہاں رہتی ہے اور زندگی کی اعلیٰ اقدار سے کیوں کر روشناس ہو سکتا ہے؟ یوں معاشرے کا عضو معطل بن کر زندگی کے ایام کاٹ دیتا ہے۔

ان کے مقابلے میں کچھ منشیات اس نوعیت کی ہیں کہ جن کے استعمال سے وقتی طور پر عقلی قوتوں کو کچھ تسکین مل جاتی ہے لیکن جیسے ہی نشے کا اثر ختم ہو جائے عقل بھی درست انداز میں کام کرنا چھوڑ دیتی ہے، گویا اپنا کام سرانجام دینے کے لیے بیساکھیوں کی محتاج بن جاتی ہے اور ہر وقت اپنی تسکین کے لیے نشے کی طلب میں سرگرداں رہتی ہے، یوں انسان کا عقلی توازن مکمل طور پر بگڑ جاتا ہے۔ مثلاً منشیات میں سب سے معمولی سمجھی جانے والی چیز نسوار ہی کو لے لیں، کوئی شخص جب نسوار کا عادی بنے تو اس کو تب ہی تسکین ملتی ہے جب نسوار منہ میں موجود ہو۔ ہر تھوڑی دیر بعد اس کے ہاتھ غیر شعوری طور پر جیب کی جانب چلے جاتے ہیں، اگر نسوار پاس نہ ہو تو اس کے لیے درست انداز میں اپنا کام سرانجام دینا دشوار ہو جاتا ہے۔ نسوار کے بغیر اس کا ذہن تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ ایسی تھکی ہاری عقل کے ذریعے کوئی بھی بڑا کام کرنا انسان کے لیے ممکن نہیں رہتا، نتیجتاً انسان نہ صرف زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے بلکہ ابدی سعادتوں سے بھی محرومی کا شکار بن جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ منشیات چاہے وہ کسی بھی نوعیت کے ہوں انسان کی عقل اور فہم وشعور کے سب سے بڑے دشمن ہیں، نیز یہ شریعت کے اساسی مقاصد کو بھی درہم برہم کر کے انسانی معاشرے میں بے چینی اور انارکی پھیلانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے جملہ مقاصد واہداف (جن کی طرف گزشتہ سطور میں اشارہ ہو چکا) منشیات کی وجہ سے بری طرح متاثر ہو جاتے ہیں، کیوں کہ منشیات کے عادی افراد اپنی اور دوسرے لوگوں کی جان، مال، عزت وآبرو عقل اور نسل کے تحفظ کے لیے خطرہ بن جاتے ہیں۔

غرض منشیات انسان کے لیے دینی، جانی، مالی، اخلاقی اور سماجی ہر پہلو سے انتہائی مضر اور مہلک ہیں۔ اس وجہ سے اسلام میں جن کاموں کی انتہائی شدت کے ممانعت اور مذمت کی گئی ہے ان میں منشیات کا استعمال بھی ہے۔ اس حوالے سے اسلامی تعلیمات بڑے واضح اور دوٹوک ہیں۔ جدید دنیا بے شمار آلام ومصائب سہنے کے بعد آج جس نتیجے پر پہنچ چکی ہے اور اس کے سدباب کے لیے پر تول رہی ہے، اسلام میں چودہ سو سال

پہلے ہی اس کے سدباب کے لیے انتہائی منظم لائحہ عمل اور واضح احکامات دیے گئے ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کو اس لعنت سے پاک کیا جاسکتا ہے، اگر صرف کتاب الاشربہ کا مطالعہ کر کے ہی حد شرب خمر کا اجراء و نفاذ کیا جائے تو ملک کو منشیات کے گرداب سے بآسانی نکالا جاسکتا ہے

۔

دور حاضر میں سماج کو درپیش چیلنجز میں سے ایک بڑا چیلنج منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان بھی ہے، خصوصاً نوجوانوں میں جو کسی بھی ملک و ملت کے لیے انتہائی قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتے ہیں اور مستقبل کے معمار گردانے جاتے ہیں، یہی نئی نسل ہے جو کسی بھی ملک کی تعلیمی، معاشی، دفاعی، اقتصادی اور سماجی فلاح و بہبود میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ دور شباب انسانی زندگی کا وہ اہم ترین حصہ ہوتا ہے جب انسان کے قویٰ مضبوط اور حوصلے بلند ہوتے ہیں، ایک باہمت نوجوان کے اندر آگ کے دریا میں کودنے اور طوفانوں کا رخ موڑنے کا حوصلہ ہوتا ہے۔ لیکن منشیات کی لعنت میں مبتلا ہو جانے کے بعد نوجوانوں کا مستقبل انتہائی بھیانک اور غیر محفوظ ہو چکا ہے۔ عمر کے اس اہم ترین حصے میں اس لت میں مبتلا ہو کر عملاً مفلوج ہو جانا کسی بھی سماج کے لیے انتہائی تشویشناک ہے۔

ضلع چترال جو اپنی منفرد جغرافیائی پس منظر اور اعلیٰ تہذیب و اقدار کی بناپر پورے ملک میں معروف ہے، گزشتہ کئی سالوں سے منشیات کی وباء ملک کے دیگر علاقوں کی طرح جوانانِ چترال کو بھی اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے اور آئے روز اس لعنت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، اگرچہ اپنے محدود جغرافیائی پس منظر کی بنا پر بادی النظر میں اس کے اثرات اتنے واضح دکھائی نہیں دے رہے ہیں لیکن درون خانہ تباہی نے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ ملک کے دیگر علاقوں میں جو نوجوان منشیات کی لت میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ معاشرے سے کٹ جاتے ہیں، گھروں سے بے دخل ہو کر عبرت کا نشان بن کر ٹولیوں کی شکل میں کھلے آسمان تلے، پلوں کے نیچے، عوامی شاہراہوں پر اور ندی نالوں کے کنارے ڈیرے جمالیتے ہیں۔ ان کی اپنی الگ دنیا ہوتی ہے جس میں وہ بے بسی کی تصویر بن کر زندگی کے ایام کاٹ رہے ہوتے ہیں، جبکہ چترال میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ جو نوجوان اس لت میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ اسی سوسائٹی کے افراد کے درمیان گھل مل کر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں، گھر والے ان کو الگ نہیں کرتے۔ یہ بھی شاید اس محبت کا حصہ ہے جو فطرتاً چترال کے باسیوں کو ودیعت کی گئی ہے، ایسے نوجوان خاندان والوں کے لیے بھی وبال جان بنتے ہیں، اس ہوش ربا مہنگائی میں مہنگے ترین منشیات کو خریدنا ان کے بس میں نہیں ہوتا، نتیجتاً چوری چکاری کی جانب چلے جاتے ہیں، اپنے گھر اور پڑوسیوں کی قیمتی چیزیں ان کے ہاتھوں محفوظ نہیں رہتیں۔ بڑا نقصان اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ بیماری جلد متعدی ہوتی چلی جاتی ہے۔ عام افراد کے درمیان گزر بسر رکھنے کی بناپر دوسرے نوجوان بھی جلدی اس لعنت کی جانب مائل ہو جاتے ہیں، کیوں کہ صحبت اپنا اثر دکھاتی ہے۔

پھر دوسرے شہروں میں ایسے افراد کو معمول پر لانے کے لیے رفاہی طور پر منظم انداز میں کام ہوتے ہیں۔ ایسے مراکز قائم ہیں جہاں نشے کے عادی افراد کو انتہائی نگہداشت میں رکھ کر تدریجاً ان کا علاج کیا جاتا ہے، یوں وہ دوبارہ معمول کی زندگی کی جانب لوٹ آتے ہیں، جبکہ چترال میں تاحال ایسے مراکز اور ادارے نہیں جو سنجیدگی کے ساتھ منظم انداز میں ان لوگوں کے لیے کام کر رہے ہوں، اس وجہ سے مسئلے کی سنگینی اور بڑھ جاتی ہے اور مستقبل انتہائی بھیانک نظر آتا ہے۔ اس وقت حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ سنجیدگی کے ساتھ ٹھوس بنیادوں پر اس مسئلے کا حل تلاش کیا جائے، منشیات کے فروغ کے اسباب معلوم کیے جائیں اور سدباب کے لیے ٹھوس بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں۔ یہ ہر اس فرد کی ذمہ داری ہے جو معاشرے کی بہی کا خواہاں ہے اور نوجوانانِ ملت کے لیے ایک مثالی اور روشن مستقبل کی آرزو رکھتا ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم اسلامی نقطہ نظر سے منشیات کا جائزہ لے کر چترالی نوجوانوں میں منشیات کے فروغ کے اسباب اور سدباب کے طریقوں پر غور کرنے کی کوشش کریں گے۔

منشیات اسلامی نقطہ نظر سے:

منشیات نشہ سے مشتق ہے جس کے لیے عربی میں خمر کا جامع لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ڈھانپنے اور گھیرنے کے ہیں، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے خمر کی وضاحت ان الفاظ میں منقول ہے "والخمر ماخامر العقل"[5] یعنی خمر وہ ہے جو عقل کو گھیر لے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے:

کل مسکر خمر وکل مسکر حرام[6]

ترجمہ: ہر نشہ آور چیز خمر کہلاتی ہے اور ہر قسم کا خمر حرام کر دیا گیا ہے۔

ترمذی شریف میں روایت ہے:

مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام[7]

ترجمہ: جس کا زیادہ حصہ نشہ آور ہو اس کی کم مقدار بھی استعمال کرنا حرام ہے۔

قرآن کریم میں خمر کا جامع لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے تحت قیامت تک پیدا ہونے والی تمام نشہ آور چیزوں کا حکم معلوم ہو جاتا ہے، چنانچہ منشیات کے زمرے میں وہ تمام اشیاء آتی ہیں جو انسانی عقل کو ڈھانپ لیتی ہیں، ماؤف کر دیتی ہیں مثلاً شراب، ہیروئن، افیون،، وہسکی، چرس، کوکین، بیئر، حشیش اور عقل کو ڈھانپنے والی وہ تمام جدید اشیاء جو منشیات کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[8]

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

اس آیت مبارکہ سے درج ذیل اُمور واضح ہو جاتے ہیں:

1. اس آیت میں منشیات کے لیے رجس کا لفظ استعمال ہوا ہے جو گندگی کو کہا جاتا ہے اور ہر قسم کی رجس (گندگی) اسلام میں حرام ہے۔
2. منشیات کو شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے اور ہر شیطانی عمل حرام ہے۔
3. منشیات سے اجتناب کی تاکید کی گئی ہے، اجتناب کی تاکید اُس چیز سے کی جاتی ہے جو شریعت کی نظر میں حرام ہو۔
4. حقیقی کامیابی کو منشیات کے ترک پر منحصر کیا گیا ہے۔
5. شیطان کا ایک مہلک ترین ہتھیار قرار دیا گیا جس کے ذریعے وہ بندگانِ خدا میں پھوٹ ڈالتا ہے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دیتا ہے۔

قرآن کریم کے بعد احادیث مبارکہ کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو منشیات کی حرمت کے بہت سارے دلائل ملتے ہیں۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

کل مسکرخمر وکل مسکر حرام[9]

ترجمہ: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور نشہ والی چیز حرام ہے۔

سنن ابی داؤد میں اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ[10]

ترجمہ: آپ ﷺ نے ہر نشہ آور اور فتور میں ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیے گا اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ معاف کرے گا اور اگر وہ دوبارہ پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا اور اگر پھر وہ پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے گا اور اگر چوتھی بار پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور اس کو جہنمیوں کی پیپ کے دریا سے پلایا جائے گا۔[11]

اس طرح متعدد روایات میں منشیات کی ممانعت آئی ہے، محققین علماء نے بھی منشیات کے برے اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

منشیات اور چترال کی صورتحال:

منشیات کا منبع اور گڑھ پڑوسی ملک افغانستان ہے، جہاں سے بڑی تعداد میں منشیات اسمگل ہو کر دوسرے ممالک کو جاتی ہیں۔ افغانستان کی سرحدیں چونکہ چترال سے ملتی ہیں کئی درے ایسے ہیں جہاں سے آمدورفت جاری رہتی ہے۔ ان راستوں سے خفیہ طریقے سے منشیات اسمگل ہو کر چترال پہنچ جاتی ہیں، جس میں زیادہ تر چرس اور افیوں شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ چترال میں عام طور پر استعمال ہونے والے منشیات میں نسوار سگریٹ، شراب، شیشہ، ہیروئن اور دیگر نشہ آور گولیاں شامل ہیں، ایک افسوسناک پہلو یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ چترال میں افیون کا استعمال پہلے ادھیڑ عمر کے لوگ ہی کرتے تھے لیکن اب نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد اس لعنت میں مبتلا ہو چکی ہے۔

افغانستان سے منشیات کی ترسیل اور کاروبار میں بڑے مگرمچھ ملوث ہیں، نوجوانوں کی زندگیوں سے کھیلنے والے موت کے ان سوداگروں کو اس کی رتی بھر پرواہ نہیں ہے کہ ان کے کرتوتوں کی وجہ سے معاشرہ کس قدر تباہی اور زوال کا شکار ہو تا جارہا ہے، ہوس کے ان پجاریوں کو بس اپنی تجوریاں بھرنے سے مطلب ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی نوجوان بھی محنت و مشقت والے کاموں سے جی چرا کر منشیات فروشی کے دھندے میں پڑ کر راتوں رات امیر بننے کی ریس میں لگے ہوئے ہیں۔

افغانستان سے درآمد کے علاوہ مقامی طور پر بھی کچھ لوگ اس کالے دھندے میں ملوث ہیں، یہ لوگ بڑی مقدار میں شراب کشید کرتے ہیں اور اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں جو شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں پانی کی طرح استعمال کی جاتی ہے۔ بعض علاقوں میں منشیات فروشی کے اڈے قائم ہیں جن کے نام اور کام سے خاص و عام واقف ہیں لیکن اس کے باوجود وہاں روزانہ کی بنیاد پر منشیات کی ترسیل ہوتی ہے، کوئی ان کو لگام نہیں ڈالتا۔ ان لوگوں کا طریقہ واردات یہ ہوتا ہے کہ اپنا کاروبار چمکانے کے لیے ابتداء میں نوجوانوں میں منشیات مفت بانٹتے ہیں، خوب عادی بنانے کے بعد مفت دینا بند کر دیتے ہیں اور بھاری رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اب چونکہ لت پڑ چکی، ذہنی اور جسمانی تسکین کے لیے نشہ ناگزیر ہو چکا، طلب ہونے لگتی ہے تو اس کے حصول کے لیے تمام حدوں کو پار کر جاتے ہیں۔

عبد اللہ (فرضی نام) عمدہ اخلاق کا مالک ایک جوان رعنا ہے، گھر کا بڑا بیٹا غریب والدین کی امیدوں کا محور اور اپنے سے چھوٹے بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار۔ بچپن میں غلط صحبت کی ہوا لگی، غلط دوستوں کے سرکل میں اس کے شب و روز کٹنے لگے۔ والدین کا انتہائی لاڈلا تھا، وہ لاڈ پیار کے جذبات سے مغلوب ہو گئے، ٹوکنے کو شفقت کے خلاف جانا، مناسب تربیت و رہنمائی نہ مل سکی۔ غلط دوستوں کے ہمراہ اس کی رسائی مفت چرس فراہم کرنے والوں تک ہونے لگی، رفتہ رفتہ منشیات کی لت میں مبتلا ہو تا چلا گیا، اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ ہر قسم کے منشیات استعمال کرتا ہے، منشیات کا اثر اس کے دل و دماغ اور جسم پر اس قدر حاوی ہو چکا ہے کہ نہ بغیر استعمال کے چین ملتا ہے اور نہ استعمال کے بعد ہوش

ٹھکانے رہتاہے۔گھر والے انتہائی غریب اور نادار اپنی روز مرہ کی ضروریات بمشکل پورا کرتے ہیں،اپنی ہوس بجھانے کے لیے اس کے پاس سوائے چوری کے کوئی آپشن نہیں بچا،محلے والوں میں سے ہر روز کوئی نہ کوئی شکایت لے کے دروازے پر حاضر ہوتا ہے، آج اس نے فلاں قیمتی چیز چرائی۔باپ کی برسوں کی کمائی ہوئی عزت لمحہ بھر میں خاک میں مل گئی۔ان حالات میں اس کے گھر والے کس قدر کرب سے گزر رہے ہیں وہی جانتے ہیں۔

چترال میں استعمال ہونے والے منشیات کی تفصیل:

چترالی معاشرے میں جو منشیات آج استعمال کی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- بھنگ
- آئس
- افیون
- شراب
- گولی(ٹیبلٹ)
- مہجور
- انجکشن
- ہیروئن
- پیٹرول اور صمد بونڈ کپڑے پر ڈال کر اس کو سونگھتے ہیں۔

تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مذکورہ منشیات میں سے بھنگ،شراب اور گولی کا استعمال سب سے زیادہ ہوتا ہے۔بھنگ تو مخصوص اڈوں سے دستیاب ہوتی ہے اور گولی مخصوص میڈیکل اسٹورز سے۔

اسباب ومحرکات:

چترال میں منشیات کے پھیلاؤ کی وجوہات اور اسباب کیاہیں؟اس سلسلے میں تحقیق سے درج ذیل اسباب ظاہر ہوئے:

دین سے دوری:

دین سے دوری تمام تر برائیوں کا پیش خیمہ ہے۔ہمارے سماج میں منشیات کی وباء عام ہونے کی سب سے پہلی اور بنیادی وجہ یہی ہے کہ ایمانی جذبات ماند پڑ چکے ہیں، خوف خدا، فکر آخرت اور بارگاہ الٰہی میں جواب دہی کے احساس واستحضار سے قلوب عاری ہوتے جارہے ہیں، تہذیب جدید کے سیلاب نے معاشرے کو اپنے گھیرے میں لے کر پیٹ،لذت اور جنس کے علاوہ سارے اقدار کی وقعت واہمیت مٹاکے رکھ دی ہے،نوجوانوں کی فکر وعمل کا محور ومدار یہی تین چیزیں بن چکی ہیں۔ان سے ہٹ کے زندگی کے بلند مقاصد واہداف اور اعلیٰ اقدار کے بارے میں سوچنے کو بھی بے سود سمجھا جاتاہے، فواحش ومنکرات کی شناعت وقباحت دلوں سے نکل چکی ہے۔شراب نوشی اور دیگر منشیات کے استعمال کو فیشن اور معمول کی چیز سمجھا جاتاہے۔

جب بندہ نفسانی خواہشات کا غلام بن جاتاہے اور دین وشریعت کی لگام کو اپنے اوپر سے ہٹا دیتاہے، تو اللہ کی امان سے محروم ہوجاتاہے اور ہلاکت کے گڑھے میں جاگرتاہے۔جو لوگ دین وشریعت سے وابستہ رہتے ہیں، دینی شعائر واحکام کی پاسداری کو حرز جان بنالیتے ہیں، اللہ کے

حضور جواب دہی کے احساس سے سرشار رہتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کو توفیق سے نوازتا ہے ااور ان کی حفاظت کرتا ہے۔عام مشاہدہ بھی یہی ہے کہ جو نوجوان دین سے جڑے ہوتے ہیں وہ منشیات کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔

درست سمت میں تعلیم وتربیت کا فقدان:

بچوں کی درست سمت میں تعلیم وتربیت والدین کا اوّلین فریضہ ہے، جس میں ٹھوس بنیادوں پر پختہ دینی تعلیم اور اعلیٰ اخلاقی تربیت شامل ہیں۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس حوالے سے انتہائی لاپرواہی برتی جاتی ہے، رہی سہی کسر انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے پوری کردی ہے۔ والدین اور اولاد کے درمیان خلیج حائل ہوچکی ہے۔والدین کی نگہداشت سے آزاد اپنی مشغولیات میں مبتلا منکرات وفواحش کی طرف بھاگتے چلے جاتے ہیں، زندگی کے ہنگاموں میں مشغول والدین کو اس کی رتی بھر پرواہ نہیں کہ جوانی کی دہلیز پر پہنچی ان کی اولاد کی خلوتیں اور جلوتیں کیسے اور کس کے ساتھ گزرتی ہیں؟ کس طرح وہ دھیرے دھیرے منشیات کے عادی بنتے جارہے ہیں؟ اس لاپرواہی وغفلت کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

بُری صحبت:

انسانی سیرت وکردار کو سنوارنے اور بگاڑنے میں صحبت کلیدی کردار ادا کرتی ہے ، اچھی صحبت سے انسان کا کردار سنور جاتا ہے اور بری صحبت سے سیرت وکردار کی تمام بنیادیں ہل جاتی ہیں۔صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالع ترا طالع کند۔

فرمان نبوی ہے:

الرجل علیٰ دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل[12]

ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے طریقے پر کاربند ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر ایک یہ دیکھ لے کہ وہ کس کو دوست بناتا ہے۔

سلف صالحین سے منقول ہے:لیس شیء اضر علی القلب من مخالطة الفاسقین والنظر الی افعالہم یعنی دلوں کے لیے بروں کی صحبت اور ان کے برے افعال کو دیکھنے سے زیادہ ضرررساں چیز اور کچھ نہیں ہے۔

ہمارے نوجوانوں میں منشیات کے فروغ کا ایک بڑا سبب فاسقین کی صحبت بھی ہے۔ ایک نوجوان جو منشیات سے کوسوں دور ہوتا ہے لیکن اس کو ایسے دوستوں کی رفاقت میسر آتی ہے جو منشیات کی لعنت میں مبتلا ہو چکے ہیں، تو اس کی زندگی بھی اس سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہتی۔ رفتہ فتہ غیر شعوری طور وہ منشیات کی لعنت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بے روز گاری اور بڑھتی ہوئی مہنگائی:

المیہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ بیروزگاری کے آلام جھیل رہا ہے، جس کی وجہ سے وہ مایوسی، نفسیاتی اندوہ اور بے چینی کا شکار ہے، بسا اوقات اپنا غم ختم کرنے کے لیے ان کے ہاتھ منشیات کے مہلک ذرائع تک پہنچتے ہیں، جو سماج میں نشے کے فروغ کا ایک بڑا سبب بن رہا ہے۔ معاشرے کے لئے ناسور اور بے ضمیر سمگلرز ان نوجوانوں بلکہ بچوں کو اس کام میں لگا دیتے ہیں۔

مثبت اور مفید سرگرمیوں میں لگے رہنا سلامتی کا بڑا ذریعہ ہے، بے کاری اور کسی مثبت سرگرمی کا نہ ہونا انسان کو بگاڑ کی راہ پر لے جانے کا بڑا ذریعہ بنتا ہے۔ ایسے لوگوں تک شیطان بہت آسانی سے رسائی پالیتا ہے اور ان کے قلب ودماغ کو مضر مہلک اور لایعنی اوہام وخیالات کی آماجگاہ بنا کے چھوڑتا ہے۔ بزرگوں سے منقول ہے: اگر دل میں اللہ کی محبت نہ ہو تو شیطان کی محبت اس کو گھیر لیتی ہے اور اس کے دل کو اپنے قابو میں لے لیتی ہے۔ ظاہر ہے جو دل شیطان کی محبت کا مسکن بن جائے تو اس میں خیر کی طلب کہاں باقی رہتی ہے؟

ذہنی تناؤ:

بسا اوقات کاروباری مسائل، ازدواجی ناچاقیوں، خانگی جھگڑوں اور دیگر مسائل کی وجہ سے لوگ ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نوجوانوں میں ڈپریشن کا شکار ہونے کی ایک بڑی وجہ سوشل میڈیا کا منفی استعمال بھی ہے۔ ڈپریشن سے نجات پانے کے لیے بسا اوقات منشیات کا رخ کر لیتے ہیں پھر اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں شراب کا بے دریغ استعمال:

چترال کے بعض علاقوں میں شادی بیاہ کے موقعوں پر شراب پانی کی طرح استعمال کی جاتی ہے، شراب کے نشے میں دھت لوگ ڈھول کی تھاپ پر رقص کرتے ہیں اور تماشائیوں سے داد وصول کرتے ہیں، ایسی تقریبات میں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔ بیروزگاری سے تنگ یا عیاشی کے دلدادے نوجوان دور دراز سے سفر کر کے ایسی تقریبات میں شریک ہوتے ہیں ان محافل میں شراب تک رسائی آسان ہوتی ہے، بعض علاقوں میں لوگ بڑی تعداد میں شراب کشید کر کے اپنے پاس ذخیرہ کر کے رکھ دیتے ہیں اور ان موقعوں پر سامنے لائی جاتی ہے اور آسانی سے دستیاب ہوتی ہے، سب سے پہلے ڈھول بجانے والوں کو بطور اعزاز بڑی مقدار میں شراب پیش کی جاتی ہے، پھر محفل میں شریک دیگر لوگ بھی خوب جم کر شراب پیتے ہیں، نوجوان یہ سارا ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے، یوں شراب کی قباحت وشناعت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

ناقص عدالتی نظام:

ہمارے معاشرے میں منشیات کے فروغ کا ایک بڑا سبب ناقص عدالتی نظام بھی ہے، پولیس منشیات فروشی کے اڈوں پر چھاپہ مار کر متعلقہ افراد کو تمام تر شواہد کے ساتھ گرفتار کر لیتی ہے، تو وہ عدالتوں کا رخ کر لیتے ہیں مقدمہ دائر کر کے وکیلوں کو بھاری فیسیں دیتے ہیں تو وہ ثابت شدہ مجرموں کو چھڑانے کے لیے میدان میں اُترتے ہیں اور غلط فریق کا مقدمہ لڑتے ہیں اور اس کو جتوانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، یہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے اور ایسا کرنے والے وکلاء معاشرے کی بربادی میں ان سمگلرز کے ساتھ برابر کے شریک ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولاتكن للخائنين خصيما[13]

ترجمہ: اور تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ بنو۔ (آسان ترجمۂ قرآن، ص294)

اسلامی عدالت میں وکیل فریق کی حمایت کرنے والا نہیں ہوتا، فریقین خود مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں، وکیل کا کام صرف بات کو حقیقت کے مطابق قاضی کے سامنے اچھے انداز میں رکھنا ہوتا ہے، جبکہ ہمارے عدالتی سسٹم میں وکیل اپنے مؤکل کی طرف سے مقدمہ لڑتا ہے اور اس کو جتانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے، جبکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا مؤکل سراسر ناحق ہے۔ اس سے جرائم پیشہ لوگوں کو حوصلہ ملتا ہے، مقدمہ سے باعزت بری ہو کر پولیس والوں کو ٹھینگا دکھاتے ہوئے معاشرے میں دندناتے پھرتے ہیں۔

منشیات کی سرعام دستیابی:

معاشرے میں نشہ کرنے والے افراد میں اضافے کی ایک بڑی وجہ منشیات کی بآسانی دستیابی بھی ہے، چترال شہر میں ایسے کئی منشیات فروشی کے اڈے ہیں جہاں منشیات کی خرید وفروخت ہوتی ہے، ایسا نہیں کہ ان کے بارے میں کسی کو علم نہیں، ہر ایک ایسے افراد کو خوب جانتا ہے، اگرچہ یہ لوگ معاشرے میں نہایت بے عزت و وقعت اور بے ضمیر سمجھے جاتے ہیں، کوئی ان کے ساتھ تعلق رکھنے کو گوارا نہیں کرتا لیکن ان کے خلاف ایکشن کوئی نہیں لیتا، بس پولیس کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ ایک نوجوان جو منشیات کی لت سے نکلنا چاہتا ہے توبہ تائب ہو کر زندگی

گزارنے کی ٹھان لیتا ہے اس کے لیے ضروری ہے منشیات اس کی پہنچ سے دور ہوں اور بآسانی ان تک رسائی نہ ہو سکے، تاکہ پرانی خواہشیں جب انگڑائیاں لینے لگیں تو اس کے لیے صبر وضبط میں آسانی ہو، لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب منشیات کی طلب ستانے لگتی ہے تو اس کے قدم از خود ان اڈوں کی جانب اُٹھنے لگتے ہیں۔

سدباب کے لیے تدابیر اور اقدامات:

منشیات سے معاشرے کو محفوظ رکھنے کے لئے بہت سارے اقدامات کرنے ہوں گے جن میں سے اہم و بنیادی اقدامات درج ذیل ہیں، اگر ان اقدامات کو روبہ عمل لایا جائے تو معاشرہ نشہ کی لت سے بچ سکتا ہے۔

دین الٰہی کی طرف رجوع:

اس کارگہہ عالم میں درست سمت میں باسعادت زندگی گزارنے کے لیے اللہ جلّ شانہ نے ہمیں جامع دین عطاء فرمایا ہے، جو مکمل نظام حیات ہے۔ مہد سے لے کر لحد تک زندگی کے تمام چھوٹے بڑے شعبوں میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے، زندگی گزارنے کے سلیقوں سے آشنا کرتا ہے، ہر قسم کی دنیاوی واخروی سعادتیں اور کامیابیاں اسی دین الٰہی کے ساتھ وابستگی میں مضمر ہیں، اس پر عمل کرنے سے ہی دنیا کی زندگی بھی بہار آشنا ہو جاتی ہے اور آخرت کی ابدی سعادتوں سے بھی انسان ہمکنار ہو جاتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[14]

ترجمہ: جس شخص نے بھی مؤمن ہونے کی حالت میں نیک عمل کیا ہو گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اُسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور ایسے لوگوں کو اُن کے بہترین اعمال کے مطابق اُن کا اجر ضرور عطاء کریں گے۔

اس دین سے لاتعلقی اور بیزاری فطرت سے انحراف اور بغاوت کے مترادف ہے، جو انسان کو ہلاکت کی وادیوں میں لے جاتی ہے۔ لہٰذا منشیات سمیت تمام برائیوں کے سدباب اور ہر نوع کی مجرمانہ عادتوں کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دین کی طرف رجوع کیا جائے، ایمانی جذبات بیدار کئے جائیں، رب تعالیٰ کے حضور جواب دہی کا احساس پیدا کیا جائے، برائیوں سے نفرت پیدا کرنے کا سب سے مؤثر اور کارگر نسخہ ایمانی جذبات کی بیداری اور اللہ کی بارگاہ میں جواب دہی کا مکمل استحضار ہے۔

قرآن کریم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تذکرے میں آیا ہے:

ولٰكِنَّ اللهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الإِيْمَانَ وَ زَيَّنَهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ[15]

ترجمہ: اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی اور اُسے تمہارے دلوں میں پُرکشش بنا دیا ہے اور تمہارے اندر کفر کی اور گناہوں اور نافرمانی کی نفرت بٹھا دی ہے۔

دین سے وابستگی، خوف الٰہی اور فکر آخرت ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو مہلک نفسانی خواہشات کے اتباع سے روک دیتی ہیں اور بامقصد زندگی کی راہوں پر لے جاتی ہیں۔

اخلاقی تربیت کا نظام:

جب تربیت کا اخلاقی نظام قائم ہو جاتا ہے تو قوم کی زندگی میں ایسا صالح انقلاب برپا ہو جاتا ہے جو اس کی قومی اور ملی زندگی میں نکھار پیدا کر کے پوری اجتماعی زندگی کو بدل دیتا ہے، نوجوانوں کے لیے فکر و عمل کی راہیں متعین ہو کر ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے، جو ان کو ہر لمحہ

بامقصد زندگی گزارنے پر اکساتا رہتا ہے، نفس کی بہیمانہ قوتوں کی تطہیر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے منشیات سمیت ان تمام برائیوں سے گریزاں رہتے ہیں جو قومی اور ملی زندگی کی بنیادوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتی ہیں۔

اس سلسلہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسلاف عظام رحمہم اللہ کی سیرت و کردار کی روشنی میں ٹھوس بنیادوں پر اخلاقی تربیت کا ایسا جامع لائحہ عمل مرتب کیا جائے، جو انسانی جذبات میں ٹھہراؤ، پاکیزگی اور طہارت پیدا کر سکے اور زندگی کی اعلیٰ اقدار سے روشناس کرا سکے۔

صحبت صالح کا اہتمام:

پاکیزہ باطنی کیفیات صحبت کے ذریعے منتقل ہوتی ہیں، اس وجہ سے اللہ جلّ شانہ نے قرآن کریم میں سچے اور باکردار لوگوں کی صحبت اپنانے کی تاکید کی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین [16]

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔

انسان کی تربیت انسان ہی کے ذریعے بہتر طور پر ہو سکتی ہے، اس وجہ سے شروع سے سنت الٰہی یہ رہی ہے کہ انسانوں کی تربیت انسانوں کے ذریعے کراتا ہے، تقریباً سوا لاکھ انبیاء کی بعثت کا بھی یہی مقصد تھا۔ ہر دور میں اللہ جلّ شانہ نے نفس کی داخلی قوتوں کی تطہیر کے لیے سماوی تعلیمات کے ساتھ صالح اور باکردار لوگوں کا انتخاب کیا ہے، جو وحی الٰہی کی روشنی میں انسانوں کی سیرت و کردار کو سنوارنے کا مقدس فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ خاتم النبیین ﷺ کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوا تو انسانوں کی تربیت اور سیرت سازی کا بیڑا علمائے کرام اور اولیاء عظام نے اٹھایا جو کتاب و سنت کی روشنی میں وعظ و نصیحت سے کام لے کر انسانوں کی ظاہری و باطنی زندگیوں کو پاکیزہ بنانے کا مقدس فریضہ بحسن و خوبی سرانجام دیتے ہیں، لیکن محض وعظ و نصیحت سے کام نہیں چلتا اصل چیز صحبت ہے جس کے ذریعے ایمانی و روحانی کیفیات منتقل ہوتی ہیں اور دلوں میں معرفت، یقین اور تقویٰ کا نور پیدا ہو جاتا ہے، گناہوں سے بچنے اور نیک عمل کرنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ نفس اور روح کی کشمکش میں روح کو بالادستی حاصل ہو جاتی ہے، نفسانی قوتیں سدھر کر مہذب بن جاتی ہیں۔

اس سلسلہ میں نوجوانوں کو صحبت صالح اپنانے کی تلقین کی جائے اور علمائے ربانی، اولیائے کرام اور نیک انسانوں کی صحبت اور ان کے پاکیزہ ایمانی حالات اور نورانی کردار سے استفادہ کرنے پر اُبھارا جائے۔

علاوہ ازیں والدین اور سرپرستوں کو اس کی فکر بھی ہونی چاہیے کہ گھر کی چار دیواری سے نکلنے کے بعد ان کے بچے کس طرح کے لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ گھر سے قدم باہر رکھنے کے بعد والدین کو اس کی فکر ہی نہیں ہوتی کہ بچے کس طرح کے لوگوں کے ساتھ بیٹھک رکھتے ہیں، تعلیم کے لیے گھر سے نکالنے ہی کو کافی سمجھا جاتا ہے۔

بیروزگاری کے خاتمے کے لیے اقدامات:

سماج میں بیروزگاری اور بے کاری کی لعنت سے پاک کرنے کی مہم میں سب کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، کیوں کہ بیشتر نوجوان کوئی مثبت سرگرمی مہیا نہ ہونے کی وجہ سے منشیات کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں۔ بیروزگاروں کو روزگار مہیا کرنا اعلیٰ درجے کا نیک کام ہے، آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔ پہلی وحی نازل ہونے کے بعد جب آپ ﷺ اضطراب کے عالم میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو مزاج شناس بیوی نے انتہائی مناسب الفاظ میں تسلی دی اور آپ ﷺ کے اوصاف گنوائے، جن میں ایک وصف یہ تھا کہ آپ نادار کو کمائی پر لگاتے ہیں۔ آپ ﷺ کے اس اسوہ پر عمل کیا جائے تو معاشرے کو منشیات کی لعنت سے پاک کرنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے

۔اگرچہ چترالی معاشرے میں تعلیم کی شرح کافی زیادہ ہے، لیکن فنی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے، فنی تعلیم کے نہ ہونے کی وجہ سے گریجویشن کے بعد سرکاری ملازمت کی تگ ودو میں مصروف ہوجاتے ہیں، جس میں انہیں کامیابی نہیں ملتی، دوسرا کوئی کام ان کو آتا نہیں، پھر ڈپریشن کے شکار ہوجاتے ہیں جو انہیں نشہ کی لعنت تک پہنچادیتا ہے۔اس لئے اگر فنی تعلیم کی طرف توجہ دی جائے تو منشیات سے نوجوانوں کو بچایا جاسکتا ہے۔

نفسیاتی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے اقدامات:

ڈپریشن کی علامتوں، تدارک اور علاج سے عامۃ الناس کو حتی الامکان آگاہ کیا جائے اور نوجوانوں میں یہ شعور اجاگر کیا جائے کہ ڈپریشن کا حل منشیات میں ہرگز نہیں ہے۔اس کا حل وہ پاکیزہ روحانی زندگی ہے جس کی جانب قرآن کریم ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں زندگی کے تمام بنیادی اور دائمی مسائل کا حل بتاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[17]

ترجمہ: جس شخص نے بھی مؤمن ہونے کی حالت میں نیک عمل کیا ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اُسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور ایسے لوگوں کو اُن کے بہترین اعمال کے مطابق اُن کا اجر ضرور عطاء کریں گے۔

یہ کتاب ہدایت ہمیں باطنی پاکیزگی، انفرادی واجتماعی زندگی کی ہر خیر وخوبی، اپنی ذات کی تکمیل، شخصیت کی افزائش اور انسانی زندگی کے کمال تک رسائی حاصل کرکے سعادت دارین سے ہمکنار کرانے والی راہ پر چلنے کا سبق سکھاتی ہے، احکام الٰہی کی پابندی سے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے، جس کے باعث ہم اپنی ساری زندگی امن چین، عافیت اطمینان، ذہنی وجسمانی سکون کے ساتھ بخیر وعافیت گزار سکتے ہیں، محض پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ادائیگی سے ہی انسان کو دلی سکون، جسمانی راحت اور قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اگر ہم قرآن کی روشن تعلیمات پر عمل کرکے اس کے متعین کردہ طریقے پر زندگی گزارنے کے لیے تیار ہوجائیں تو کوئی بھی نفسیاتی، ذہنی اور قلبی بیماری ہمیں چھو کر بھی نہیں گزرے گی۔

اس سلسلے میں ذہنی اور نفسیاتی امراض کے ماہرین سے بھی رابطہ کیا جائے اور ان کے تجربات سے استفادہ کیا جائے، اس سلسلہ میں ادویات بھی استعمال کی جاتی ہیں اور نفسیاتی علاج کے طریقے بھی ۔ ڈپرسڈ ہونے کی صورت میں اس کے ازالے کے لیے مناسب اور بروقت اقدامات کئے جائیں، بستر پر لیٹ کر اس مسئلے کے بارے میں سوچتے رہنے کی صورت میں بجائے افاقہ کے اس مرض کی شدت میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔

منشیات کی روک تھام کے لیے مناسب اقدامات:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں عرض کیا گیا کہ چترال محدود جغرافیائی پس منظر رکھتا ہے، یہاں منشیات کی دستیابی کے تین ممکنہ ذرائع ہیں: افغانستان سے ترسیل، لواری ٹنل سے آمد اور مقامی طور پر منشیات تیار کرنے والے افراد۔ اگر سنجیدگی کے ساتھ کوشش کی جائے تو ان ذرائع کو کنٹرول کرکے نوجوانوں کا مستقبل بچایا جاسکتا ہے۔ پاک افغان بارڈر اور لواری ٹنل میں تلاشی اور چیکنگ کا نظام سخت کیا جائے۔ مقامی افراد کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے، اس سلسلے میں کوئی رعایت نہ رکھی جائے۔جب تمام ثبوتوں کے ساتھ عدالت کے کٹھرے میں لائے جائیں تو ان کو چھوٹنے کا موقع نہ دیا جائے۔

اس سلسلے میں والدین، سرپرستوں، اساتذہ کرام، سول سوسائٹی اور بالخصوص علمائے کرام سمیت تمام طبقات کو اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

خلاصۂ بحث:

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ منشیات کا استعمال انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر کمزور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چترال میں منشیات کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی کئی ساری وجوہات ہیں، بنیادی طور پر لوگوں کا دین سے دور ہونا ہے، موجودہ انتہائی ناقص عدالتی نظام بھی اس کی بنیادی وجہ ہے۔ اگر چترالی معاشرے کو منشیات سے پاک کرنا ہے تو دین اسلام کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ پولیس کو بھی چاہئے کہ وہ پروگریس نکالنے کے بجائے کماحقہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے کر منشیات میں ملوث افراد کے خلاف شواہد پر مبنی ایف آئی آر کرے، پھر عدالت میں کیس کر کے ان ناسوروں کو منطقی انجام تک پہنچائے۔ کسی ملک کے ہر ادارے کی اوّلین ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ ملک وملت میں امن، سلامتی اور استحکام کے فروغ کے لئے اپنی مقدور بھر کوشش کرے، اس لئے مقامی عدالتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ منشیات میں ملوث افراد کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت نہ برتیں۔ نیز معاشرے کے تمام افراد خصوصاً علماء کرام اور زعماء کو چاہئے کہ وہ نوجوان نسل کو تباہی سے بچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

حوالہ جات:

---

1 سورۃ الروم30:30-

2 مفتی محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمۂ قرآن**، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2011ء)، ص1244-

3 سورۃ الرعد19:13-

4 سورۃ ق37:50-

5 بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**، (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، 2016ء)، 2526/3، رقم الحدیث:5581-

6 مسلم بن حجاج قشیری، **صحیح مسلم**، (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، 2016ء)، 1315/3، رقم الحدیث:5416-

7 ترمذی، امام، محمد بن عیسیٰ، **جامع الترمذی**، (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، 2018ء)، 823/2، رقم الحدیث:1860-

8 سورۃ المائدہ90:05-

9 مسلم بن حجاج قشیری، **صحیح مسلم**، (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، 2016ء)، 1315/3، رقم الحدیث:5416-

10 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، **سنن ابی داؤد**، (بیروت: دارالکتاب العربی، س-ن)، 370/3، رقم الحدیث:3688-

11 ترمذی، امام محمد بن عیسیٰ، **جامع الترمذی**، (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، 2018ء)، 822/2، رقم الحدیث:1857-

12 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، **سنن ابی داؤد**، (بیرات: دارالکتاب العربی، س-ن)، 1314/2، رقم الحدیث:4833-

13 سورۃ النساء105:04-

14 سورۃ النحل97:16-

15 سورۃ الحجرات07:49-

16 سورۃ التوبہ119:09-

17 سورۃ النحل97:16-